السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کرام دریں مسئلہ کہ دینی مدرسین دوماہ سالانہ تعطیلات کی تنخواہ کے شرعاً مستحق ہوتے ہیں یا نہیں بعض دفعہ مدرس خود بر موقعہ امتحان سالانہ استفاء دے دیتا ہے ادرا انتظامیہ کو تنخواہ سے محروم کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے اور بعض دفعہ انتظامیہ کی طرف سے مدرسین کو جواب مل جاتا ہے دوسری صورت میں کسی مدرس کو ایام رخصت کی تنخواہ مل جاتی ہے اور کسی کو محرومی کا شکار ہونا پڑتا ہے لہذا تفصیل سے روشنی ڈالیں کس صورت میں محروم ہوتا ہے اور کس صورت میں حقدار؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

انتظامیہ اور مدرس کو شروع ہی سے اتفاق رائے سے چھٹیوں کی تنخواہ کا مسئلہ طے کر لینا چاہیے چاہے اتفاق ادائیگی پر ہو یا عدم ادائیگی پر بعد میں اسی کے مطابق عمل ہو گا قرآن مجید میں ہے ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَوْفُوا۟ بِٱلْعُقُودِ ‎ ١ ... سورة المائدة

اگر یہ صورت نہ ہو تو فیصلہ معروف پر ہو گا بقاعدہ "المعروف کالمنشروط"

اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو مدرس کی حیثیت اجیر خاص کی ہو گی مغنی ابن قدامہ (5/305) پر اجیر خاص کی تعریف بایں الفاظ ہے :

«ہوالذي يقع العقد عليه فى مدة معلومة يستحق المستاجر نفعه فى جميعها كرجل الستوجر لخدمته او عمل فى بناء اوخياطة اورعاية يوما اوشهرا سمى خاصا لاختصاس المستاجر بنفعه فى تلك المدة دون سائر الناس»

نیز ہدایہ میں ہے :

«والاجير الخاص الذي يستحق الاجرة بتسليم نفسه فى المدة وان لم يعمل كمن الستوجر شهرا لخدمته اويرعى الغنم وانما سمى اجيرا لانه لايمكنه ان يعمل لغيره»

صورت ہذا میں مدرسین حضرات تعطیلات کی تنخواہ کے مستحق ہوں گے اسی طرح اثناء سال مدرس کی تدریس اگر کسی وجہ سے موقوف ہو جاتی ہے مثلاً طلباء نہیں ملتے یا اسی طرح کا کوئی اور عارضہ پیش آجاتا ہے تو مدرس بدستور رواتب کا مستحق ٹھہرے گا جب تک کہ اتفاق رائے سے اس کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ نہ ہو ۔ بدایۃ المجتہد میں ہے :

«فقال عبدالوہاب : الظاہر من مذہب اصحابنا ان محل استيفاء المنافع لا يتعين فى الاجارة وان عين فذالك كالوصف لا ينفسخ ببيعه اوذهابه بخلاف العين المستاجرة اذاس تلفت وذلك مثل ان يستاجر على رعاية غنم باعيانها اوخياطة قميص بعينه فتهلك الغنم ويحترق الثوب فلا ينفسخ العقد وعلى المستاجران ياتى بغنم مثلها ليرعاها او قميص مثله ليخيطه»

نیز مدرسین کو چھٹیوں کا حق چونکہ انتظامیہ کی طرف سے حاصل ہوا ہے اس کا بھی تقاضا ہے کہ مدرسین کو حق سے محروم نہ رکھا جائے جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر میں اپنی رفیقہ حیات رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

(ان لک اجر من شهد بدرا وسهمه» صحيح البخاري كتاب فرض الخمس باب اذابعث الامام رسولافى حاجته.......(3130)(رواه البخاري»

چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیچھے رہ جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی سے تھا اس لیے مال غنیمت سے سہم کے حقدار بنے اسی طرح مدرسین کا عدم حضور بھی انتظامیہ کی رضا سے ہے لہذا وہ بھی حقدار بننے چاہئیں بنابریں مسئولہ صورتوں کو مذکورہ بالا صورتوں پر محمول کیا جائے گا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص695